بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرفہ کا روزہ جمعہ کے دن ہو تو رکھنے کا حکم

یومِ عرفہ اور صومِ یومِ عرفہ کی فضیلت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَيَقُولُ مَا أَرَادَ هٰؤُلَاءِ؟

(صحیح مسلم: ج1 ص436 کتاب الحج باب فضل یوم عرفۃ)

ترجمہ: کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ بندوں کو جہنم سے نجات دیتے ہوں۔ اس دن اللہ تعالیٰ بندوں کے قریب ہوتے ہیں، پھر فخر کے طور پر فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ یہ بندے کیا چاہتے ہیں؟

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ. فَقَالَ: "يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ."

(صحیح مسلم: ج1 ص368 کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شھر الخ)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے دن کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ روزہ ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے۔

اشکال:

اس سال یوم عرفہ (9 ذوالحجہ 1443ھ) جمعہ کے دن بن رہا ہے اور حدیث میں منقول ہے کہ جمعہ کے دن روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ لہٰذا اس یوم عرفہ کو روزہ نہ رکھا جائے۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری (ت256ھ) حدیث نقل کرتے ہیں:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ!

(صحیح البخاری: کتاب الصوم، باب صوم یوم الجمعۃ، رقم الحدیث 1984)

ترجمہ: محمد بن عباد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے روکا ہے؟ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں!

جواب:

جمعہ کا روزہ رکھنا بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے۔

چنانچہ حافظ بدر الدین محمود بن احمد بن موسیٰ العینی الحنفی (ت855ھ) اس حوالے سے چند اقوال ذکر کرتے ہوئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، امام ابن المنکدر، امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا قول نقل کرتے ہیں:

اَلْقَوْلُ الثَّانِي إِبَاحَتُهُ مُطْلَقًا مِن غَيْرِ كَرَاهَةٍ وَرُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَأَبِي حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَقَالَ مَالِكٌ: لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ وَمَنْ يُقْتَدٰى بِهٖ يَنْهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ: وَصِيَامُهُ حَسَنٌ.

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری)

ترجمہ: دوسرا قول یہ ہے کہ جمعہ کے دن روزہ رکھنا بلا کراہت بالکل مباح (جائز) ہے۔ یہ قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور امام محمد بن مُنکَدِر سے مروی ہے، اور یہی قول امام مالک، امام ابو حنیفہ اور امام محمد بن حسن (شیبانی) کا ہے۔ امام مالک فرماتے ہیں: علماء و فقہاء اور امت کے مقتداء میں سے میں نے کسی سے نہیں سنا کہ وہ جمعہ کے دن کے روزے سے منع کرتے ہوں۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا اچھا ہے۔

دلیل:

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی (ت 279ھ) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کرتے ہیں:

قَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(سنن الترمذی: رقم الحدیث742)

ترجمہ: بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن روزے کا ناغہ فرماتے ہوں۔

جمعہ کے دن روزہ رکھنا جائز بلکہ مستحب ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل مبارک سے ثابت ہے۔ رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس دن روزے رکھنے سے منع کرنا تو اس کی درج ذیل وجوہات ہیں:

وجہ نمبر1:

ابتداء میں لوگ اگر اس طرح انہماک، پابندی اور ذوق و شوق سے جمعہ کا یہ روزہ رکھتے تو ممکن تھا کہ یہ روزہ فرض ہو جاتا۔ تو فرض ہو جانے کے خدشہ کے پیشِ نظر اس سے منع فرمایا۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے آپ صلی اللہ علیہ

وسلم نے تراویح کی جماعت کو اس خدشہ کے پیشِ نظر ترک کر دیا کہ کہیں امت پر فرض نہ ہو جائے۔

چنانچہ امام ابو الحسن علی بن خلف بن عبد الملک بن بطال البکری القرطبی (ت 449ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ الْمُهَلَّبُ : يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ نَهْيُهُ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ -وَاللهُ أَعْلَمُ- خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَمِرَّ النَّاسُ عَلٰى صَوْمِهٖ فَيُفْرَضُ عَلَيْهِمْ ، كَمَا خَشِيَ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، فَقَطَعَهٗ لِذٰلِكَ.

(شرح صحیح البخاری لابن بطال: ج4ص130)

ترجمہ: امام مھلب (الْمُهَلَّبُ بنُ أَحْمَدَ بنِ أَبِي صُفْرَةَ الْأَسَدِيُّ متوفیٰ 435ہجری شارح بخاری) فرماتے ہیں: اس میں یہ احتمال ہے کہ جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کرنے کی وجہ یہ ہو کہ لوگ اسے پابندی سے رکھیں تو کہیں ان پر فرض نہ ہو جائے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (رمضان المبارک میں) رات کی نماز کو اسی خدشہ کے پیشِ نظر ترک فرما دیا تھا (یعنی جماعت سے تراویح کو ترک کر دیا، صرف تین دن پڑھ کر جماعت چھوڑ دی تھی)

وجہ نمبر2:

اس منع کی وجہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان جمعہ کے دن میں روزہ رکھ کر اسے ایسا معظم ومکرم نہ قرار دے جیسے یہود نے ہفتہ کے دن کو قرار دیا تھا۔ یہود نے ہفتہ کے دن کی تعظیم میں اتنا مبالغہ کیا کہ اس دن کے علاوہ میں باقی دنوں میں عبادت کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ تو مسلمانوں کو منع کیا گیا تاکہ وہ بھی اس تعظیم میں مبالغہ نہ کر بیٹھیں۔

چنانچہ حافظ بدر الدین محمود بن احمد بن موسیٰ العینی الحنفی (ت 855ھ) لکھتے ہیں:

لِأَجْلِ خَوْفِ الْمُبَالَغَةِ فِيْ تَعْظِيْمِهٖ فَيَفْتَتِنُ بِهٖ كَمَا افْتَتَنَ الْيَهُوْدُ بِالسَّبْتِ.

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری)

ترجمہ: جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع اس لیے کیا گیا کیونکہ اس میں خدشہ تھا کہ جمعہ کی تعظیم میں مبالغہ کرتے ہوئے مسلمان کہیں فتنہ میں نہ پڑ جائیں جس طرح یہود فتنہ کا شکار ہو گئے تھے۔

وجہ نمبر3:

جمعہ کے دن روزہ رکھنا اس شخص کے لیے ممنوع ہے جو اس دن میں مبالغہ آمیزی کرتا ہو یعنی اس دن میں روزہ رکھتا ہو اور اس کے علاوہ کسی اور دن میں روزہ رکھنے کو درست نہ سمجھتا ہو۔ لہذا اگر جمعہ سے پہلے یا جمعہ کے بعد والے دن روزہ رکھ لیا جائے یا کسی شخص کا معمول ہو کہ وہ اس دن روزہ رکھتا ہے تو اب روزہ منع نہیں ہو گا۔

چنانچہ حافظ بدر الدین محمود بن احمد بن موسیٰ العینی الحنفی (ت 855ھ) مذکورہ بالا حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور اس مضمون کی دیگر احادیث نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وهذه الأحاديثُ تُقَيِّدُ النهيَ المطلقَ فی حديثِ جابرٍ المذکورِ ويؤخذُ من الاستثناء جوازُه لمن صام قبله أو بعده أَوِ اتَّفَقَ وقوعُه فی أيام له عادةٌ يصومها کمن يصوم أيامَ البيض أو من له عادةٌ بصوم يومٍ معينٍ کيومِ عرفةَ فَوَافَقَ يومَ الجمعة.

(عمدة القاری شرح صحیح البخاری)

ترجمہ: یہ احادیث؛ حدیث جابر رضی اللہ عنہ میں پائی جانے والی مطلق نہی کو مقید کرتی ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ میں جو استثناء ہے (یعنی إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ) اس سے اس بات کا جواز نکلتا ہے کہ اگر جمعہ سے پہلے یا جمعہ کے بعد روزہ رکھ لیا جائے تو ٹھیک ہے۔ اسی طرح اگر کوئی اپنی ترتیب سے روزے رکھتا تھا اور اتفاق سے جمعہ کا دن آگیا اب بھی روزہ رکھنا درست ہے جیسے کوئی شخص ایام بیض کے روزے رکھتا تھا اور جمعہ کا دن آگیا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص متعین دن کے روزے رکھتا ہو اور جمعہ کا دن آجائے تب بھی روزہ درست ہے جیسے عرفہ کا روزہ جمعہ کے دن آجائے۔

آخر میں یہ واضح رہے کہ جب عرفہ کے دن جمعۃ المبارک بھی آجائے تو اس دن روزہ رکھنے والے اس لیے روزہ نہیں رکھتے کہ یہ جمعہ کا دن ہے بلکہ اس لیے رکھتے ہیں کہ یہ عرفہ کا دن ہے۔ جمعہ کے روزے سے نہی اس وقت تھی جب جمعہ کی حد درجہ تعظیم مقصود ہو اور وہ یہاں نہیں ہے۔

لہٰذا عرفہ کے دن جمعہ آجائے تو اس دن روزہ رکھنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔